رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

(انہ آوی القریہ)

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہ با در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵؎، (۲) خواص و معاونین سے عـ۱۰؎، (۳) ہندوستان سے باہر ۶؎، (۴) غیر مذاہب والون سے ۱۲؎، (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے ۱۲؎

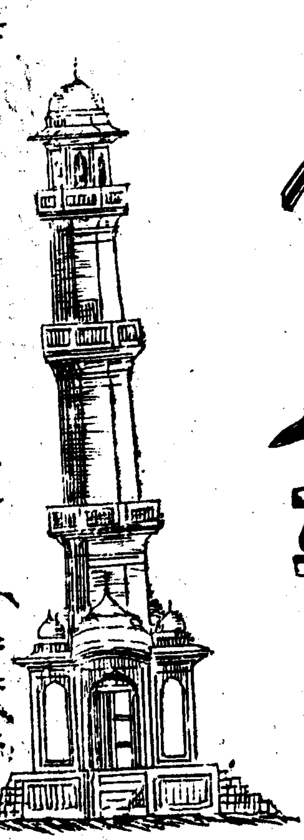

فہرست مضامین

(۱) جاپان مین اشاعت اسلام
" دار الامان کا ہفتہ - تازہ الہامات و رویا } صـ۱
(۲) ایک مولوی صاحب کی قابلیت -
" فہرست مبائعین } صـ۲
(۳) پیسہ اخبار کا مقدمہ - صـ۳-۴
(۴) طبیب حاذق -
" مسیح کے زندہ آسمان پر جانیکے قایل
" مسلمانون سے سوال -
" مدینہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ } صـ۵
(۵) مراسلت - صـ۵
(۶) ایک اور نشان ظاہر ہوا
" عبد القیوم کی وفات اور تعزیت } صـ۶-۷
(۷) پروفیسر اموری کا لکچر زلزلے پر صـ۷و۸
(۸) ہمارے مخالفین حد سے بڑہ چلے -
" عشق آسان نمود اول ولے افتادہ مشکلہا - } صـ۸
(۹) اشتہارات - صـ۸و۹و۱۰

نمبر ۳۰ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء = ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

جاپان مین اشاعت اسلام

جاپان اسوقت اپنی مادی ترقیات کیوجہ سے دوسری قومون کے لئے مطمح نظر بنا ہوا ہے علاوہ دوسری باتون کے مختلف مذاہب کے پیرو کوشش کرنا چاہتے ہین کہ جاپان کو اپنے مذہب مین تبدیل کرلین جنرل بوتہ جو مکتی فوج کا بانی مبانی ہے وہ جاپان پر اپنی فوج کو لیکر مذہبی یورش کرنا چاہتا ہے اسکا خیال ہے کہ وہ جاپان کو اور پہر جاپان کے ذریعہ کل ایشیا کو عیسائی بنا لیگا - مجھے اس پر بحث کرنے کی حاجت نہین ہے کہ وہ کہانتک اپنے اس ارادہ مین کامیاب ہوگا بلکہ صرف اتنا کہنا چاہتا ہون کہ چونکہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت **کسر صلیب** کے لئے ہے اسلئے ہمارا فرض ہونا چاہئے کہ ایسی حالت مین جبکہ جاپان پر مکتی فوج کی یورش ہونے والی ہے ہم بہی اپنے **میگزین** کو جاپان کے مختلف مقامات پر پہونچا دین جو عیسویت کی زہر کا ناقابل خطا تریاق ہے الحکم کی اس اشاعت مین کسی دوسری جگہ شیخ نور احمد صاحب پلیڈر کی چٹھی بہی درج کیجاتی ہے امید ہے احباب اسے توجہ سے پڑہین گے - اس نوٹ کی تحریک کا یہی باعث ہوا کہ سیالکوٹ سے چودہری مولا بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نے مجھے لکہا ہے کہ وہان کی جماعت نے ۲۵ رسالہ جاپان کے لئے اپنے خرچ سے بہیجنے منظور کئے ہین - اس صورت پر اگر بیس مقامات کی جماعتین بہی .... اسی قدر تعداد اپنے خرچ سے جاپان بہجوائین تو وہان کافی اشاعت ہوسکتی ہے اس تجویز کو سرسری نظر سے نہین دیکہنا چاہئے بلکہ اس سے پیشتر کہ جنرل بوتہ عیسویت کی بیہودگی کو جاپان لے جائے - میگزین کے ذریعہ اس کی اشاعت جاپانیون پر کہل جانی ضروری ہے اور میگزین کے اعلے درجہ کے مضامین کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفون نے بہی تسلیم کیا ہے - اسلئے اگر مسلمانون مین ملّیت کا مفہوم مفقود نہین ہوگیا - تو میری رائے مین مسلمان اخبارات کے ایڈیٹرون کو چاہئے کہ وہ اپنے جراید کے ذریعہ اس سازکی عام اشاعت کیلئے مسلمانون کو توجہ دلائین - وہ تنگ دلی سے کام نہ لین - اسلام کی اشاعت ہر مسلمان کا قومی اور مذہبی فرض ہے اس مین کسی فرقہ کی تخصیص نہین -

دار الامان کا ہفتہ

۱- اعلے حضرت حجۃ اللہ کی طبیعت اچہی تہی اور آپ براہین احمدیہ جلد پنجم کی تصنیف مین مصروف تہے کہ یکایک ۲۰ اگست ۱۹۰۵ء کو آپ کے سر مین الماری کے تختہ سے چوٹ لگی - جسکی وجہ سے آپ کو سخت تکلیف ہوئی - ۲۳ اگست ۱۹۰۵ء کو بعد عصر جناب شیخ رحمت اللہ صاحب حصول اجازت کے لئے آپ کے حضور حاضر تہے مجہے بہی اس تقریب پر حصول ملازمت کا موقع مل گیا فرمایا

"خدا کا شکر ہے کہ زخم مل گیا ہے - لیکن ابہی ضعف باقی ہے - نماز مین سجدہ کرتا ہون تو سر چکرانے لگتا ہے - مین دیکہتا ہون کہ ذرا آرام ہوجائے تو اپنے کام مین لگ جاؤن"

اللہ اللہ! کیسا سچ ہے ؏

من آن نیم کہ تغافل ز کار خود بکنم

اعلائے کلمۃ الاسلام کیلئے اس حالت مین بہی مضطر رہتا ہے - اگر کوئی فکر ہے تو اسی کا اور تکلیف ہے تو اسی کی -

بہر حال حضور کی طبیعت بہت اچہی ہے - آپکے اہل بیت خدا کے فضل و کرم سے سب اچہے ہین اس اثنا مین ایک تازہ الہام اور رویا ہوئی جو دوسری جگہ درج ہے -

۲- بزرگان ملت کی صحت بہی الحمد للہ اچہی ہے -

۳- مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰ اگست ۱۹۰۵ء سے ایک مہینہ کی موسمی تعطیلات کی تقریب پر بند کیا گیا ہے بورڈر اپنے گہرونکو چلے گئے ہین اسسال طلباء اور مدرسین کو کہا گیا ہے کہ وہ چندہ وصول کرکے لائین - امید ہے مدرسہ تعلیم الاسلام سے محبت رکہنے والے اپنے ان قومی فقرا کو تہیدست نہ پہیرینگے -

۴- حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی صحت خدا کا شکر ہے یوماً فیوماً ترقی کر رہی ہے - اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بہی جیسا کہ لکہا جاچکا ہے تشریف لے آئے ہین - اور ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء تک انشاء اللہ العزیز قادیان مین رہینگے -

تازہ الہامات و رویا

۲۰ اگست ۱۹۰۵ء نَزَعَ عَلَيْكَ وَمَنْ مَعَهُ

۲۲ اگست - صبح کی رویا چند آدمی سامنے ہین - ایک چادر مین کوئی شے ہے ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لین دیکہا تو اسمین چند مرغ ہین اور ایک بکرا ہے مین ان مرغون کو اٹہا کر اندر بہیجا اور بچاکر لے چلا تا کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے - راستہ مین ایک بلی ملی جسکے منہ مین کوئی شے مثل چوہا ہے مگر اس بلی نے اسطرف توجہ نہین کی اور مین

ایک مولوی صاحب کی قابلیت

امبالہ کے ایک مدرس صاحب نے آجکل ایک نیا اشتہار نکالا ہے ۔ اور اشتہار کا عنوان یہ رکھا گیا ہے کہ "مہدی بنی فاطمہ میں سے ہوگا وغیرہ وغیرہ"۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ان مولوی صاحب کو خبر نہیں کہ انکے پیش کردہ اعتراضات کی تردید یا جواب بارہا شائع ہو چکا ہے ۔ اور یا انہیں یہ نیا شوق دامنگیر ہوا ہے ۔ کہ مرزا صاحب کے مشہور مخالفین کی فہرست میں اُنکا بھی نام درج ہو جائے ۔ خدا تعالیٰ ایسے مولوی صاحبان کو ہدایت کرے ۔ تاکہ وہ عوام الناس کو دانستہ یا نادانستہ دھوکہ دیکر اپنے نامۂ اعمال کو خراب نہ کریں ۔

مشتہر صاحب اور اُن کے ہمخیالوں کو معلوم ہو کہ :-

(۱) مہدی کے متعلق جسقدر احادیث و آثار وارد ہیں ۔ اُن میں سے اکثر پر محدثین نے سخت جرح و قدح کی ہے ۔ اور اُنکو ضعیف یا موضوع ٹھیرایا ہے جکو مرزا صاحب کے سخت مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی اپنے اُس رسالہ میں ظاہر کیا ہے ۔ جو اُس نے ایک دفعہ گورنمنٹ کو بھیجا تھا ۔

(۲) آپ نے جو روایات درج اشتہار کی ہیں ۔ اُن میں سے اکثر ایسے طبقہ کی ہیں جنکی نسبت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی وغیرہ نے فرمایا ہے کہ ۔ اس قسم کی احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو وہ ضعیف کے برابر ہیں ۔ اور اگر ضعیف ہوں تو انہیں موضوع سمجھنا چاہیئے ۔

(۳) آپنے ان روایات کے بعض حصے جو مرزا صاحب کے موید تھے ۔ عمداً چھوڑ دیئے ہیں ۔ یا کچھ گول مول بیان کر کے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا صاحب میں فلاں بات نہیں پائی جاتی ۔ مثلاً کسوف و خسوف رمضان والی حدیث کو آپ نے ناحق مشتبہ کرنے کی کوشش کی ہے اور ایساہی بعض اور علامات مہدی جو علانیہ مرزا صاحب کے دعوے کی مصدق تھیں ۔ آپ نے عمداً یا لاعلمی سے انہیں درج اشتہار نہیں کیا ۔ مثلاً **طاعون کا نمودار ہونا ۔ علما کا بدترین خلق ہونا ۔ اونٹوں کا بیکار ہونا ۔ علما کا مہدی کو کافر اور گمراہ کہنا** وغیرہ وغیرہ ۔

(۴) الیسی سب احادیث کو صحیح مان کر بھی اگر آپ ہر ایک لفظ کو ظاہر معانی پر حمل کرینگے تو آپ کو سخت مشکل پیش آئے گی ۔ کیونکہ دو ادین اسلام میں ایسے بہت سے الفاظ و فقرات ہیں جنکو استعارات کے رنگ لینا پڑتا ہے ۔ کیا آپ کو آنحضرت کی بھی ناہنوں والی بیوی کا بجز بیٹے اور انکی والدہ کے ہر فیشہ (مومن و غیر مومن) کو مس کیا ہے ۔ معاذ اللہ ۔ ایسے ہی اور کئی نظائر ہیں ۔ لیکن اگر بقول آپکے ہر ایک روایت کے معنی ظاہر پر محمول ہیں تو آپ ہی بتلائیں کہ اُس آنے والے مہدی کو کافر اور گمراہ وغیرہ کیوں کہا جائیگا ۔ جیسا کہ آثار میں ہے ۔ جب وہ مہدی علماء کے موافق ہوگا ۔ تو علما کیوں اسکی مخالفت کرینگے ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علما کا اور اُسکا ضرور کچھ اختلاف ہوگا ۔

(۵) سب سے زیادہ قابل توجہ بات یہ ہے کہ آنحضرت نے کئی مہدیوں کی بابت پیشگوئی کی ہے جنکی علامات (بشرط صحت روایت) جدا جدا آئی ہیں ۔ مگر آپ جیسے مولوی سمجھ والے آدمی اُن سب علامات کو ایک ہی شخص (حضرت مرزا صاحب) پر وارد کرنا چاہتے ہیں ۔ حالانکہ اُن میں سے بعض علامات کے مصداق کئی مہدی گذر چکے ۔ جن کا مفصل حال کتب تواریخ میں درج ہے ۔

(۶) آپ نے فرمایا ہے کہ مرزا صاحب میں علامات مندرجہ اشتہار میں سے بھی پائی نہیں جاتی ۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی علامت مہدی ابھی واقع نہیں ہوئی ۔ لیکن نواب صدیق حسن خان وغیرہ مدت گذر گئی ۔ کہ حجج الکرامہ میں لکھ گئے ہیں کہ "آنچہ باقیست ہمیں ظہور مہدی است" یعنے سب علامات مقررہ پوری ہوگئیں ۔ صرف مہدی کا انتظار ہے "۔ اب فرمائیے کہ آپ کا یہ اشتہار بے سروپا مانا جائے ۔ یا ایک محدث کی معقول اور سچی بات پر اعتماد کیا جائے ۔ بہر حال آپ کی پیش کردہ تمام رطب ویابس روایات کا جواب دینے سے پہلے سردست میں صرف دو باتوں کا فیصلہ کرنا چاہتا ہوں ۔ جو بطریق قولہ و اقول درج ذیل ہیں ۔

(۱) **قولہ** ۔ آپ فرماتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ میں سے ہونا چاہیئے ۔

اقول ۔ مہدی نسبت چار روایتیں ہیں ۔ کہ وہ **بنی فاطمہ بنی عباس بنی امیہ** یا افراد امت میں سے ہوگا ۔ فرمائیے کونسی ایک صحیح ہے ۔ یا سب موضوع ہیں ۔ یا اُن میں سے ہر ایک کے مصداق گذر چکے ہیں ۔ یا اگر بقول آپ کے ایک ہی شخص انکا مورد ہے ۔ تو کیا معاذ اللہ مہدی کے کئی حصے سمجھے جائینگے

(۲) **قولہ** ۔ مہدی مکہ یا مدینہ میں ظاہر ہونگے ۔

اقول ۔ مقام خروج مہدی کی نسبت کئی روایتیں ہیں مکہ ۔ مدینہ ۔ کدعہ ۔ مشرق ۔ مغرب ۔ خراسان تمطات ۔ بیت المقدس ۔ دمشق فرمائیے کسکو صحیح سمجھیں ۔ یا معاذ اللہ انکے کئی حصے مختلف مقامات میں نازل ہونگے ۔

(باقی آئندہ)

راقم ایک احمدی مسلمان

فہرست مبائعین

محمد شرف علی ولد محمد عمر خان صاحب کلارک دفتر ریونیو کمشنر صاحب بہادر پشاور ۔
عمر الدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب سیالکوٹ
رمضان خانصاحب ولد چاند خانصاحب فقیر یوسف ضلع ملتان
میاں بوٹا صاحب ۔ سیانوالی ۔ ضلع سیالکوٹ ۔
زوجہ میاں کوڑا صاحب ۔
رحمت بی بی دختر نبی بخش نمبردار ۱۰۸
ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ ۔
زوجہ نبی بخش صاحب " اٹک
اہلیہ منشی محمد بخش صاحب ۔ چھاؤنی کامل پور صدر بازار
محمد عمر ولد منشی محمد بخش صاحب "
محمد ظفر صاحب ولد " " "
خادم بتول دختر " " "
غلام سکینہ " " "
بی بی سہاگن زوجہ احمد یار صدر بازار میانمیر دوکان نمبر ۳۲۱ ۔
میاں خوشی صاحب ولد میاں جیون صاحب ساکن گوئے کے ۔ ضلع گجرات
میاں علی صاحب ولد مصلی صاحب "
محبوب خانصاحب ولد جیون خانصاحب تاوہ ۔
حامد حسین صاحب ۔ رکونہ ضلع بہرائچ ۔
میاں نور حسین صاحب وڈالہ سندھواں ۔ ضلع سیالکوٹ ۔
اہلیہ " " " "
والدہ " " " "
دختر " " " "
برخوردار " " " "
محمد شریف صاحب محرر علاقہ نچکور بلوچستان
سید محمد شاہ صاحب ۔ وڈالہ سندھواں
اہلیہ " " " "
فرزند " " " "
قائم الدین صاحب چچگا ۔ ضلع راولپنڈی
معز خانصاحب کنسٹبل پولیس جانگلہ حال وارد شفاخانہ ضلع بنڈی گھیب ۔
حوالدار قطب شاہ ساکن پنجوڑیاں ضلع گجرات تحصیل کھاریاں ڈاکخانہ آڑہ ۔
اہلیہ عبد السلام ۔ کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور ۔
عبید اللہ صاحب ۔ امرتسر کرا جیل سنگھ کوچہ بیان
اسد اللہ صاحب وکیل ۔
محمد عظیم کلرک ڈوڈامبرز آفس ۔ لاہور
برکت علی صاحب سپاہی مع اہل وعیال ولد فقیر محمد پلٹن نمبر ۲۱۶ گوہدپور ضلع سیالکوٹ ۔
رحمت اللہ بیگ صاحب جنگی کلرک دہلی چھاؤنی لاہور
محمد عبد الرزاق صاحب کوٹلہ جگتیال الگیدل علاقہ نظام حیدر آباد دکن ۔
محمد عبد العزیز صاحب پٹواری ۔ قصبہ روٹکور تعلقہ نارائن پیٹھ ضلع محبوبنگر علاقہ نظام حیدرآباد دکن
محمد حسین صاحب " " " "
محمد علی صاحب "
سردار خانصاحب ۔ چودہری فتح دین صاحب بن باجوہ ضلع سیالکوٹ
اہلیہ چودہری فتح دین ۔ "
سردار بی بی بنت چودہری فتح دین صاحب "
خوشی محمد "
سید محمد "
موسی اینڈ سنز سوداگران نیلا گنبد لاہور
منشی سید غلام طاہر صاحب ساکن قصبہ کریل ازآباد بنگلہ
اہلیہ سید محبوب عالم صاحب از مدرسہ رحمانی ۔ مقام ڈمری ضلع
مسماۃ فاطمہ زوجہ مولوی تاج محمد مقام پڑا لہین گیا
مٹھو ولد ویرار سہو پٹیالہ
فتح دین رانجھا "
رحیم بخش اللہ بخش ہوڑ "
عبد الرحمان صاحب ولد صندل خان سٹروعہ
عبد الغفور ولد افضل دین خان
جناب شیخ صاحب
ہمشیرہ جناب شیخ صاحب
دختر ہمشیرہ جناب شیخ صاحب
اللہ دتا صاحب ولد نور دین صاحب تور باوالی ۔ گجرات کھاریاں
رلیا خان " امام الدین ماہون ۔ جالندھر نواں شہر
ایوب علی صاحب " اسلام احمد صاحب مہوٹہ لوگڑا "
وزیر محمد " بنہ کریام ضلع جالندھر نواں شہر
احمد علی صاحب ولد نجابت علی صاحب "
عبد السلیم " دل محمد پسرور ضلع سیالکوٹ
محمد ظہور صاحب ولد قادر بخش صاحب سیالا تیجہ تیہ ننگ
عیدا ولد بہاگا موضع مانڈو ضلع لاہور
کالو " بہلا "
مولوی غلام حسین صاحب ولد احمد " "
جوایا ولد بڈھا " "
فضل دین " دتو " "
ابراہیم " مولا بخش رائے پور ریاست نابھہ
کرم بخش " نبی بخش خانپور پٹیالہ سرہند
اللہ بخش " وسوی "
وزیر علی صاحب ماہلپور ہوشیارپور
اہلیہ وزیر علی صاحب "
محمد حسن صاحب " " ۔ علی بخش ولد یوسف " " میاں اللہ بخش ۔ کہیر ریاست پٹیالہ ۔ پیر بخش ولد محمد بخش " " مولا بخش ۔ اکرم بخش سیبوڑ " " ۔ محمد رمضان ولد نور محمد ۔ کہیر " ۔ خلاص ۔ محمد بخش " نیاز محمد ولد میراں بخش ۔ رحمت شاہ محمد جنڈ انوالہ ۔ لائل پور ۔

پیسہ اخبار کا مقدمہ

۸ - اگست کی روئداد

۸ - اگست سنہ حال کو عدالت مسٹر ایس ایس ہیرس صاحب بہادر اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور مین مقدمہ سید ظہور احمد بنام عبد الکریم وغیرہ کی پیشی تھی - سب سے پہلے لالہ گوبند رام صاحب وکیل ملزمان نے سید ظہور احمد مدعی سے حسب ذیل سوالات کئے۔

سوال - کیا شاہجہانپور مین غلام حسین تمہارا کوئی بہائی پولیسمین ہے ؟

جواب - آجکل کا حال معلوم نہین کہ کہان ہے پہلے پولیس مین تہا - ۲۰ - جون کے بیان پر موجود نہین تہا - ۲۲ - جون کو مجسٹریٹ کے روبرو بہی وہان موجود نہین تہا عبد الکریم اور رمضان نے کہا تہا کہ مراسلہ امیر کے نام لکہدو - (اس موقعہ کو دکہلانے کے لئے نقشہ جو ۱۵ جون کو مکان محبوب عالم مالک پیسہ اخبار کا اتارا گیا تہا پیش ہوا) ہان نقشہ پر دکہلا سکتا ہون -

پائنٹ B وہ جگہہ دکہلائی گئی جہان عبد الکریم وغیرہ نے ظہور احمد کو مارا تہا - بازار سے غرب کی طرف -

سوال - عبد الکریم نے جب مراسلہ لکہنے کی بابت کہا تہا تو اوسوقت کوئی آدمی پاس تہا -

جواب - مجہے معلوم نہین -

سوال - اب تم کو یاد ہے تم بتلا سکتے ہو کون کون آدمی موجود تہا -

جواب - جب پہلے نہین معلوم تہا تو اب کیسے بتلا سکتا ہون

نقشہ دکہلا کر پوچہا گیا کہ چہڑی کس جگہ چہینی گئی تہی اس کا موقعہ نقشہ سے مستغیث نے دکہلایا -

سوال - جس جگہ چہڑی چہینی گئی تہی وہ جگہ آباد ہے یا غیر آباد -

جواب - وہان مکان بہت سے ہین مگر یہہ نہین معلوم کہ آباد ہین یا غیر آباد اور چہڑی کے چہینے ہوئے بہی کسی کے دیکہنے کا مجہے علم نہین اس موقع تک مین خوشی سے نہین جاتا تہا بلکہ وہ جبرًا لیجاتے تہے۔

(یہہ موقع بہی نقشہ سے دکہلایا گیا ہے اور یہہ نشان ط لگایا گیا) یہہ وہ جگہ تہی جہان مجہے گالی دی گئی وہان کے مکانات مین آبادی کا مجہے علم نہین -

سوال - کسی نے گالی دیتے ہوئے سنا یا نہین ؟

جواب - مجہے اسکا علم نہین -

سوال - اسکول کا دروازہ کہلا تہا یا نہین ؟

جواب - مجہے علم نہین - محبوب عالم اس موقع پر اسی دروازہ سے داخل ہوا تہا جس دروازہ مین مجہے بند کیا تہا - اسکے اندر کے دروازہ پر وہ آیا تہا - اسکے بعد عدالت نے سوال کیا -

سوال عدالت - تم نے محبوب عالم کو صحن مین دیکہا تہا ؟

جواب - جی حضور -

س - مجتا کے چوبارہ مین تمہاری رہائش تہی اسکے نیچے کوئی رہتا تہا ؟

ج - اسوقت یہہ دوکان بالکل بند تہی ہان آجکل وہان ایک سنار رہتا ہے -

س - ابراہیم کو تو نے اپنی موجودگی مین کتنی دفعہ دیکہا ؟

ج - تقریبًا دو مہینے ہین -

س - تم نے اس دوکان مین پہر کبہی اسکو دیکہا ؟

ج - نہین -

س - کیا اس سنار نے یہہ واقعہ دیکہا ہے ؟

ج - مجہے علم نہین -

س - عزیز کو جانتے ہو ؟

ج - مجہے اسکا علم تہا یا نہین - مگر اب بخوبی علم ہے کہ اسنے دیکہا ہے اب اوس کی زبانی معلوم ہوا ہے -

س - تمہین دوسرے دن کی زبانی کس طرح معلوم ہوا ؟

ج - عام طور پر معلوم ہوا -

س - رحیم سے بہی پوچہا کہ اس نے دیکہا ہے یا نہین - ؟

ج - اس کی زبانی اب معلوم ہوا -

س - عزیز کس مکان مین رہتا ہے ؟

ج - مجہے اس امر کا ابہی تک علم نہین -

س - ۱۵ جون کو تم نے عزیز کو دیکہا ؟

ج - مجہے یاد نہین - ہان وہ کہتا ہے کہ مجہے سب کچہہ معلوم ہے مگر مجہے اسنے ظاہر نہین کیا -

س - عطا حسین کہان رہتا ہے ؟

ج - اسی محلہ مین رہتا ہے مگر اسکا خاص مکان مجہے معلوم نہین -

س - اوس نے تمہین ۱۵ - جون کو دیکہا ؟

ج - یاد نہین -

س - مراتب علی کو اوس روز دیکہا ؟

ج - نہین حضور -

س - امیر شاہ کو ۲۵ - جون کو دیکہا ؟

ج - مجہے علم نہین -

لالہ گوبند رام صاحب وکیل کی جرح ختم ہوئی پہر درگاداس صاحب وکیل ملزمان کی جرح شروع ہوئی جسکے جواب مین مدعی نے یہہ کہا - کریم بخش کو مین نے اس واردات سے پہلے کبہی نہین دیکہا تہا اور وقوعہ کے وقت مجہے یاد نہین - مینے اسکو بدفعلی کے وقت بہی نہین پہچانا کہ یہ کون ہے - مجہکو جب شاہجہانپور سے آکر محبوب عالم کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا - اور اسی روز محبوب عالم کے مکان وغیرہ کی تلاشی ہوئی تہی اوس روز مین نے اوس کو محبوب عالم کے مکان پر دیکہا اور اوسکو اوسی وقت شناخت کرکے کہہ دیا تہا کہ یہ بہی ملزم ہے تلاشی اسی روز ہوئی تہی جس روز مین شاہجہانپور سے لاہور آیا اس کے بعد سے اوسے عدالت مین پیشی پر دیکہا - بدفعلی کے وقت مینے پائجامہ - کرتہ - انگرکہا اور صافہ پہنا ہوا تہا - اس کشمکش مین پائجامہ - کورتہ - اور انگرکہا پہٹ گیا تہا مین نے مکان پر آکر صرف انگرکہا بدلا تہا - اور کورتہ کے اوپر کرتہ اور پائجامہ پر پائجامہ پہن لیا تہا - مینے وہ پائجامہ شاہجہانپور کی پولیس مین نہین بلکہ لاہور کی پولیس مین پیش کیا تہا جب مین یہان آیا تہا - مین نے اس سے پہلے کبہی بدفعلی نہین کرائی - میری عمر ۱۹ سال ہے - اس بدفعلی مین شاید خون نہین نکلا تہا - صرف آلائش لگی ہوئی تہی جسکے باعث مینے پائجامہ دہویا تہا اور میرے اندر سے کچہہ نہین نکلا - ہرسہ اشخاص نے میرے اندر نطفہ دخول کیا تہا - مجہے اسکا کیا علم ہے کہ تینون خلاص ہوئے تہے یا نہین - مجہے شاہجہانپور جانیکے تین چار روز تک خفیف درد رہا اسی وجہ سے مینے علاج نہین کرایا کہ درد خفیف تہا - مینے پائجامہ کو خالص پانی سے ہی دہویا تہا -

(پائجامہ عدالت مین بہی پیش ہوا اور اس پر نمبر P لگا دیا گیا) پائجامہ پر تیل کا نشان بہی تہا بعدہ پبلک پراسیکیوٹر کی طرف سے جرح ہوئی جسکا جواب مدعی نے یہہ دیا - ایک سال کا عرصہ ہوا کہ مرزائیون کے خلاف ایک نظم انجمن حمایت اسلام لاہور مین مینے پڑہی تہی جو پیسہ اخبار مین چہپی تہی وہ نظم خاص میری کہی ہوئی تہی اور پیسہ اخبار مین یہ لکہا ہوا تہا کہ " مرزائیون کے خلاف ظہور احمد نے یہ نظم پڑہی "

اس کے بعد رائے گنگا رام صاحب انسپکٹر پولیس انارکلی لاہور کے حلفیہ بیانات ہوئے جو حسب ذیل ہین :-

۱۷ - جون کا ذکر ہے کہ دو شخص سی پال اور سیمن پال منٹیو کرسچن جو چنگڑ محلہ مین رہتے ہین معلوم نہین کہ بہائی ہین یا کیا ہین - پس وہ دونو شخص ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی کوٹہی پر حاضر ہوئے اور انہون نے صاحب بہادر کے روبرو بیان کیا کہ جس بیان کو صاحب بہادر نے میرے پاس بہیجا مینے پڑہا کہ انہون نے یہ اظہار دیا ہے اور مجہے حکم ہوا کہ مین جاکر تحقیقات کرون کہ آیا یہ حالات درست ہین یا نہین - ۱۷ - جون کو وقت مجہے یاد نہین مخبرون کے ہمراہ سٹی پہر نگ میرے پاس آئے مخبرون سے دریافت کرنے پر بہی اونکے وہی بیانات معلوم ہوئے جو صاحب بہادر نے لکہہ کر بہیجے تہے - پہر انہین مخبرون کو ہمراہ لیکر مین چنگڑ محلہ گیا - اور وہ مکان جاکر دیکہا جس مکان کا ذکر تہا - سمی کہیدو اور مخبرون نے دکہلایا کہیدو نے کہا کہ مینے یہ بات سنی ہے مگر دیکہا نہین کہیدو اور پال دونون اس مکان پر گئے جو مہر سنگہ کے برادرزادہ کا ہے اوس مکان پر جاکر کل کوٹہڑیون کو ہم نے دیکہا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ مکان پیسہ اخبار والون نے کرایہ پر لیا ہے اس سے پہلے یہان جرابون کا کارخانہ تہا اوسوقت عبد الرزاق اور میر محمد موجود تہے جو جراب والے تہے ایک کوٹہڑی مین پورالی پڑی ہوئی تہی مگر لاش وغیرہ کچہہ نہین تہی پہر معلوم ہوا کہ انہون نے اس کوٹہڑی مین خود پرالی ڈالی ہوئی تہی جو اس سے پہلے نہ تہی ایک جگہ زمین توڑی گئی تہی جسکو مینے خود دیکہا جب اطمینان ہوگیا کہ کوئی لاش نہین ہے تو عبد الرزاق اور میر محمد سے دریافت کیا - عبد الکریم نے ۱۵ - جون کو ایک لڑکے کو شمالی دروازہ کی طرف آکر کہا کہ یار تم یہان سے چلے جاؤ - ہم بار چلے آئے عبد الرزاق اور میر محمد کے اظہارات لکہہ لئے تہے ان کے بیانات سے مجہے معلوم ہوا کہ عبد الکریم شمالی دروازہ کی طرف سے اندر لایا معہ ایک دوسرے شخص کے - غرضیکہ جو حالات پرچہ علت مین موجود ہین وہ بالکل درست ہین - ۲۴ - مین سے ۵ چٹھیان مدعی کے بہائی نے مجہے دین ۲۰ - جون کو - جن مین دو لفافے بہی ہین - اور ۲ چٹہیان ۱۷ و ۱۸ جون کو دین - مدعی کے پاس جب سارجنٹ گیا تو وہ اپنے ہمراہ اسکو لایا جس نے مجہے وہ ۲۴ جون کو دین - سارجنٹ کا نام منظور اس تہا ۱۶ چٹہیان ۲۵ جون کو مدعی نے پیش کین ۲۴ - جون کو جب مدعی آگیا تو پیسہ اخبار والون کی تلاشی لی گئی تہی - مدعی کے اظہار سے معلوم ہوا کہ ایک انگل پن میری ہے چنانچہ وہ قلم وہان سے برآمد ہوئی -

ان بیانات کے بعد رائے گنگا رام صاحب کو روکدیا گیا اور اب باقی بیانات آئندہ ہونگے

اسکے بعد حسب ذیل گواہون کی شہادتین گذرین :

گواہی عزیز ولد عبد اللہ سدوزئی پٹھان عمرہ ۴۰ سال کباب فروش چنگڑ محلہ انارکلی - مین ایمان سے سچ کہونگا - مین بیری کے درخت کے نیچے چارپائی پر لیٹا ہوا تہا رمضان میرے پاس آکر بیٹہہ گیا - عبد الکریم اور ڈوبہ میرے سامنے سے گذر گئے

چلے گئے - پھر ظہور احمد آیا - ظہور احمد کا گھر میرے گھر سے ۳۰ یا ۴۰ قدم کے فاصلہ پر ہوگا میرا گھر ظہور احمد کے گھر سے ۳۰ یا ۴۰ قدم کے فاصلہ پر ہوگا میرا گھر ظہور احمد کے گھر سے جانب شمال ہے ظہور احمد آ کر میرے سامنے سے آگے چلا گیا عبد الکریم اور ڈبہ - کریم بخش میرے سامنے ظہور احمد سے لڑنے لگے ان میں سے ایک آگے تھا ایک پیچھے ظہور احمد کو دھکے دیتے ہوئے میرے مکان سے آگے کی طرف لے گئے جو راستہ بھی کی طرف جاتا ہے - رمضان جو میرے پاس بیٹھا ہوا تھا اوسوقت میرے اختیار کیطرف چلا گیا میں اون کے ہمراہ نہیں گیا مراتب علی آٹھ گھنٹہ کے بعد آیا میں اپنی چارپائی سے اوٹھ کر اسکے پاس شربت لینے گیا تو تھے سارا حال ظہور احمد اور ڈبہ و عبد الکریم کا اسکو بتایا وہ بھی کیطرف جا رہے تھے گواہی مراتب علی ولد محمد علی ذات سید عمر ۱۷ سال ساکن انار کلی جنگڑ محلہ غتین اور مڈل کالج میں پڑھتا ہوں میں ظہور احمد کو جانتا ہوں میری دکان ظہور احمد کے چوبارہ کے نیچے ہے ظہور احمد بھی اورینٹل کالج میں پڑھتا ہے اوس روز کالج سے میں اوس کے ساتھ نہیں آیا میں گیارہ بجے واپس آکر دکان پر گیا پہر عزیز میرے پاس آیا اوس نے کہا کہ وہ لڑکا جو تمہارے ساتھ کالج میں پڑھتا ہے جسکا نام ظہور احمد ہے اوسکی اور ڈبہ کی بڑی لڑائی ہوئی ہے اور ظہور احمد کو مارا ہے میں نے پوچھا وہ کسطرف گئے ہیں تو کہنے لگا مجھے نہیں معلوم - اسکے بعد میں سامنے والی مسجد میں نہانے کے لیے چلا گیا - اوسوقت ساڑھے گیارہ بجے ہونگے میں پہر گھر جاکر روٹی کھا کر آیا اوس وقت تقریباً ۱۲ بجے ہوں گے میں نے اوسوقت ظہور احمد کو آتے ہوئے دیکھا کہ وہ قمیص کے بٹن لگاتا ہوا اپنے مکان پر جا رہا تہا مجھ سے کوئی بات نہیں ہوئی ازاں بعد ڈبہ میری دکان پر آکر اسٹول پر بیٹھ گیا میں نے اوس سے کہا کہ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو میں نے اسٹول اٹھا کر اندر رکھ دی پہر وہ چلا گیا میں نے پہر کبھی ظہور احمد کو نہیں دیکھا -

گواہی امیر شاہ ولد حسین شاہ ذات سید عمر ۲۰ یا ۲۲ سال حال ساکن جنگڑ محلہ نند لال بازار ریلا ہوں میں بچہ فولادین کاپی نویسی کرتا ہوں اور دنرات وہیں رہتا ہوں میں نے اوس روز کچھ نہیں دیکھا اور نہ اس مقدمہ کا حال مجھے معلوم ہے -

گواہی ابراہیم پسر احمد ذات زرگر کشمیری عمر ۴۰ سال ساکن جنگڑ محلہ انار کلی لاہور - میں ظہور احمد کو جانتا ہوں اوس کی بیٹھک اون دنوں میری دکان کے سامنے ہی تھی - یہ بات ایک مہینے یا دو مہینے کی ہے میں کوئلہ لیکر دکان کو آتا تھا وقت دن کا تہا ٹھیک وقت یاد نہیں - میں نے دیکھا کہ خدا بخش ڈبہ اور ظہور احمد میری دوکان کے سامنے بازار میں دو تین دوکانوں کے فاصلہ پر لڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے اس کے علاوہ اور میں نے کچھ نہیں دیکھا اور نہ میں نے پہر ظہور احمد کو دیکھا جب وہ لڑ رہے تھے تب پانچ چار آدمی اور بھی کھڑے تھے میرا بیان پولیس میں بھی ہوا تہا وہاں بھی یہی لکھایا تھا -

ازاں بعد عطا حسین گواہ کو آواز دی گئی مگر معلوم ہوا کہ وہ حاضر عدالت تہا لیکن بلا اجازت نہ معلوم کہاں چلا گیا اس لیے حکم سنایا گیا ہے کہ اون کی حاضری کے لیے وارنٹ بلا ضمانت جاری کیا جائے گا -

عدالت سے آئندہ پیشی کی تاریخ ۳۰ - اگست قرار پائی ہے -

(باقی آئندہ)

طبیبِ حاذق

لا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ قرآن کریم کا ایک سنہری اصول ہے جس میں حفظ صحت اور حفظ ما تقدم کے تمام اصولوں کو جمع کر دیا گیا ہے لیکن دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو حفظ صحت کے اصولوں کی ناواقفی کیوجہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہو کر دکھ اٹھا رہے ہیں - اور اسیطرح اشتہاری ادویہ کی کثرت نے اور بھی لوگوں کی صحت پر برا اثر ڈالا ہے - میں نے حضرت حکیم حاذق مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب کے مجربات کی بنا پر شفاخانہ فضل رحمانی کے ذریعہ حتی المقدور مخلوق کو فائدہ پہونچایا جاتا ہے شفاخانہ کے اغراض میں طبی کتابوں اور ماہواری طبی رسالوں کا شائع کرنا بھی ظاہر کیا گیا تہا - اسلیئے اس اعلان کے ذریعہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ستمبر ۱۹۰۵ء سے ایک ماہواری طبی رسالہ **طبیبِ حاذق** نام شفاخانہ فضل رحمانی سے شائع کیا جائیگا جسکا حجم فی الحال دو جزو ماہوار ہوگا - ۱۶ صفحوں میں مستقل طور **حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے بیش قیمت مجربات** ہمیشہ شائع ہوتے رہیں گے - اور ۱۶ صفحوں میں متفرق طبی مضامین ہونگے جنکے متعلق اس اشتہار میں کچھ لکھنا بے سود ہے - خود رسالہ کے دیکھنے پر معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس قدر مفید اور سہل ہیں - **مولانا مولوی نور الدین صاحب کے مجربات** سلسلہ وار ہونگے اور اس طریق پر انہیں قلمبند کیا گیا ہے جس سے علم طب کے مشکل مسائل بھی نہایت صاف اور سہل ہو گئے ہیں - ہر ایک مرض کے اسباب اسکی علامات تشخیص اور علاج یونانی - ویدک اور بالآخر موجودہ تحقیقات ڈاکٹری کی رو سے بتایا گیا ہے - یہہ رسالہ اہلِ خواں دنیا کے لیے ایک قابل قدر نعمت ہوگی - یہہ مستحکم اصول قرار دیا گیا ہے کہ بلا وصول قیمت پیشگی یا بلا اجازت وی پی ہرگز ہرگز کسی کے نام جاری نہ ہوگا - قیمت سالانہ عہ مع محصول ہوگی - تمام درخواستیں منیجر شفاخانہ فضل رحمانی و مہتمم رسالہ طبیبِ حاذق کے نام آنی چاہئیں ۵ ستمبر تک رسالہ شائع ہو جائیگا -

مسیح کے زندہ آسمان پر جانیکے قائل مسلمانوں سے سوال

علماء مخالف جو حضرت عیسٰے علیہ السلام کو مع اس جسم خاکی کے آسمان پر زندہ مانتے ہیں وہ آیات قرآن مجید اپنے دعویٰ کی دلیل میں پیش کرتے ہیں کہ یہ آیات صاف بتلا رہی ہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام اسی جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے بزعم اون کے وہ کسی وقت نہ معلوم اس جہان میں تشریف لا کر فوت ہو جاوینگے وہ بتلائیں کہ جب حضرت عیسٰے علیہ السلام اس جہان میں تشریف لا کر اپنی میعاد پوری کر کے فوت ہو جاوینگے تو یہی آیات قرآن مجید جنکے معنی کہ وہ حیات مسیح علیہ السلام بجسمہ العنصری علی السماء ثابت کرتے ہیں بدستور قرآن کریم میں موجود رہیں گی اور اون کے وہی معنی ہونگے جواب یہ لوگ کرتے - یا اداب مسیح کی وفات کے برسوں بعد ایک شخص مسلمان یہی آیات قرآن مجید پڑھ رہا ہے جنکے معنی یہ ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں ایک مخالف عیسائی یا یہودی ان آیات کو سنکر کہتا ہے کہ یہ آیات جھوٹی ہیں کیونکہ یہ آیات بتلاتی ہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام جسم کیساتھ آسمان پر زندہ ہیں مگر وہ درحقیقت دنیا میں آکر فوت ہو گئے اور ان آیات میں یہ نہیں لکھا کہ وہ پہر دنیا میں آکر فوت ہو جاوینگے - اس صورت میں وہ کیا جواب دینگے - کیا تو قرآن شریف کو معاذ اللہ جھوٹی کتاب ماننا پڑیگا - یا سخت شرمندگی اٹھانی پڑیگی -

(راقم کیما)

مدینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو آپ نے اول مرتبہ اہل مدینہ کو مخاطب کر کے جو خطبہ پڑھا وہ اپنے مضامین کی علویت اور جامعیت کے لحاظ سے ایسا اعلے درجہ کا ہے کہ اسکی نظیر کوئی مذہبی کتاب پیش نہیں کر سکتی - ناظرین اسپر غور کریں اور پہرے اور اپنے لیے دعا کریں اللہ تعالے ہمیں ان کلمات طیبات پر جو حکمت خیز اور خیرات و برکات سے بہرے ہوئے ہیں عمل کرنے کی توفیق دے - (آمین) ان کلمات میں انسان کے انجام کار اور عمل کے نتائج تقبیحہ اور ایثار و احسان کی خوبیوں کو خوب واضح کیا ہے - ایڈیٹر

اَیُّھَا النَّاسُ! فَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ تَعْلَمُنَّ وَاللّٰہِ لَیُصْعَقَنَّ اَحَدُکُمْ ثُمَّ لَیَدَعَنَّ غَنَمَہٗ لَیْسَ لَھَا رَاعٍ - ثُمَّ لَیَقُوْلَنَّ لَہٗ رَبُّہٗ لَیْسَ لَہٗ تَرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ یَحْجُبُہٗ دُوْنَہٗ - اَلَمْ یَاْتِکَ رَسُوْلِیْ فَبَلَّغَکَ وَاٰتَیْتُکَ مَالًا وَاَفْضَلْتُ عَلَیْکَ فَمَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِکَ؟ فَلَیَنْظُرَنَّ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَلَا یَرٰی شَیْئًا - ثُمَّ لَیَنْظُرَنَّ قُدَّامَہٗ فَلَا یَرٰی غَیْرَ جَھَنَّمَ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَقِیَ وَجْھَہٗ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقَّۃٍ مِّنْ تَمْرَۃٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ فَاِنَّ بِھَا تُجْزَی الْحَسَنَۃُ عَشْرَ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ - وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

یعنی - اے لوگو - قبل اس کے کہ تم اس جہان کو چھوڑو اپنے لئے اعمال نیک کا ذخیرہ آگے بھیجو یقین جانو قسم ہے خدا کی کہ بالضرور تم میں سے ہر ایک شخص ہولناک بلا میں پڑنے والا اور بیشک دنیا کو اسطرح چھوڑنے والا ہے جیسے کوئی اپنی بکریوں کو محافظ کے بغیر چھوڑ دے - اور بیشک خدا پھر ایک ہی ایسے طور پر کہ نہ اوس کے لئے کوئی ترجمان ہوگا اور نہ روک ٹوک کرنیوالا دربان - یعنی گویا منہ در منہ . پوچھے گا کہ کیا ہمارا کوئی پیغمبر تیرے پاس نہیں آیا تہا؟ اور اوس نے ہمارے احکام تجھ کو نہیں پہونچائے تہے اور کیا تجھ کو ہم نے بہت سا مال نہیں بخشا تہا؟ [تاکہ ہماری راہ میں دے] اور اپنا فضل و احسان تجھ پر نہیں کیا تھا؟ [تاکہ اپنی بنی نوع کے ساتھ مہربانی اور نیکوئی سے پیش آئے] پس بتا کہ تو نے کیا چیز اپنے لئے آگے بھیجی تہی - پس یقیناً [اوسوقت] انسان دائیں بائیں دیکھیگا اور کوئی چیز دکھائی نہ دے گی جسکو بتا سکے - پہر سامنے کی طرف نظر کرے گا اور ادہر بھی جہنم کے سوا کچھ نظر نہ آئیگا - پس جس سے ہو سکے اپنے تئیں اوس آگ سے بچا لے - خواہ کھجور کے دانے کا ایک ٹکڑا ہی خدا کی راہ میں دیکر کیوں نہ بچائے اور جس کو اتنا بھی مقدور نہ ہو تو کسی کے حق میں کوئی کلمہ خیر ہی کہے - کیونکہ بے شک آخرت میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا بلکہ سات سو گنے تک دیا جائیگا - خدا کی سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو -

مراسلت

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب زاد عنایتکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میںنے ایک خط پہلے بخدمت جناب ارسال کیا ہے - اسکے جواب سے تاحال سرفرازی نہیں بخشی - مین امید کرتا ہون کہ آپ خدا کے فضل سے بخیریت ہون گے - اور سلسلہ الٰہی کے پہیلانے مین سرگرم - مین انشاءاللہ شروع ستمبر مین حاضر ہوکر زبانی بہت کچھہ حالات عرض کرونگا - اس وقت ایک خاص امر کے لئے عرض کرتا ہون - وکیل و دیگر اردو کے ایک دو اخبارون مین یہہ سلسلہ آجکل چہڑا ہوا ہے کہ جاپان مین اشاعت اسلام کس طرح کی جاوے - مین سخت حیران ہون کہ آپ کے اخبار مین ابہی تک ہماری جماعت کے کسی فرد نے اس مضمون کو دلچسپی سے نہین دیکہا - اور نہ آپ نے بجز ایک مضمون کے نقل کردینے کے کوئی خاص دلچسپی لی ہے - مین چاہتا ہون کہ آپ اس کے متعلق خاص طور پر دلچسپی لیوین - اور جماعت کے معززین کو اشاعت اسلام ملک جاپان کے لئے خاص توجہ دلاوین - تاکہ جو فرض ہمارے ذمہ ہے - وہ ادا ہو جاوے - جو کام کہ اس سلسلہ کی معرفت سے ہوسکتا ہے - وہ دوسرے مسلمان نہین کرسکتے - اور نہ دوسرے مسلمانون مین اشاعت اسلام کی ایسی جوش اور حمیت ہے جو خداوند کریم نے اپنے مسیح موعود کے انفاس مبارکہ کیوجہ سے اس قوم مین ڈالدیا ہے - بالفعل چونکہ اہل اسلام مین سے کوئی بہی جاپانی زبان کا واقف اور عالم نہین ہے - وہان جاکر تبلیغ کرنا ابتدائی شرط پر بہت مشکل ہے - اور اسکے لئے درکار ہے ایک سرمایہ کثیر - جو نہ مسلمانون مین طاقت ہے اور نہ حوصلہ - پس میرے خیال مین یہ تحریک آپکے اور بدر اخبار کے ذریعہ سے ہونی چاہئے (وہ کتابین جاپان مین کثرت سے شائع کی جاوین جو زبان انگریزی مین مذہب اسلام پر ہون - اور اگرچہ دیگر مسلمانون کی تصنیف شدہ کتابون مین جو بالفعل انگریزی زبان مین موجود ہین وہ حقایق اور معارف مین نہین پائی جاتی جو اشاعت اسلام کی غرض سے ہونی چاہئین - تاہم موجودہ حالات مین ایک ضرورت کو پورا کرنے مین کم و بیش ممد و معاون ہوسکتی ہین - یہ کام جملہ اہل اسلام کو کرنا فرض ہے - اسوقت خداوند تعالے نے اپنی مشیت خاص سے مسیح موعود کو ہم مردون کی روحانی زندگی کے لئے بہیجا ہے ہمکو یہہ وقت غنیمت جانکر اسکو کہونا نہین چاہیئے - اور وہ حقایق و معارف جو خدا کے رسل کی زبان پر جاری ہوئے ہین - زبان انگریزی مین ترجمہ کرکے بذریعہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جاپان اور دیگر ممالک غیر مین کثرت سے شائع کرنی چاہئین - اگر اس کے متعلق آپ کثرت سے اپنی جماعت کو تبلیغ کرین تو کم از کم دو سو رسالہ جاپان مین ہی صرف ماہوری ریویو آف ریلیجنز کا جاسکتا ہے - جس کے ذریعہ سے اہل جاپان حقیقت اسلام سے آگاہ ہوسکتے ہین - مینے مولانا مکرمنا محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈیٹر رسالہ مذکورہ کو اطلاع دیدی ہے کہ میری طرف سے چار رسالہ انگریزی زبان کے ماہواری ملک جاپان کے مذہبی سوسائٹی مین یا جس جگہ وہ مناسب خیال فرماوین ارسال کیا کرین اسکی قیمت مین ادا کرونگا - یہ علاوہ اس کے ہین جو میری طرف سے دیگر رسالہ جات خریدی جاتی ہین - اور اگر خدا کے فضل سے ساٹھہ ستر آدمی ایسے میسر آجاوین جو کم سے کم چار رسالہ ملک جاپان مین بہیجنے کی غرض سے خرید کرین تو ایک معقول تعداد صرف ریویو آف ریلیجنز کی جاسکتی ہے - یہہ آپکا فرض ہے کہ بڑے زور سے جماعت احمدیہ کی توجہ کو اس معاملہ کیطرف - جو بڑا اہم ہے اور ویسا ہی عظیم الشان منعطف کرادین - جہانتک مجہے علم ہے یورپ اور امریکہ مین بہی یہ رسالہ جارہا ہے اور اپنا اعجازی اثر کررہا ہے - وہان کے مذہبی اخبارون مین کثرت سے اسلام کے متعلق نوٹ نکلے - اور چند معزز محققین نے اسلام کی صداقت کو تسلیم کرلیا - لیکن مین یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا - کہ جسقدر اشاعت مطلوب تہی نہین ہوئی - یورپ اور امریکہ کی وسیع آبادی کو مدنظر رکہکر اگر دیکہا جاوے تو یہ اشاعت حد کے درجہ تک پہونچی ہے - مشنری لاکہون روپیہ اپنے جہوٹے اور پرانہ افسانہ مذہب کی اشاعت مین خرچ کرتے ہین - جبکا آخری نتیجہ بجز مایوسی کے انکو کچھہ نہین ملتا - لیکن تاہم ان کی ہمتین سست نہین ہوتین - مسلمان خود مفلس اور نہ کوئی باضابطہ اس قسم کی سوسائٹی جو لاکہون روپیہ جمع کرکے غیر ممالک مین اشاعت کا کام اپنے ذمہ لیوے - یہ سلطنت کا کام ہے غریب اہل اسلام کیا کرسکتے ہین - لیکن اس کا یہ مطلب نہین ہے کہ جتنا ہم کرسکین وہ بہی نکرین - ہمکو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جسقدر اہل اسلام کی دست قدرت مین تہا اتنا بہی اس نے نہین کیا - دیگر مسلمانون کا ہمارے ساتھہ اشاعت اسلام مین شارکت کا خیال فضول ہے - کیونکہ وہ تو اس سلسلہ کی مفیدیات کو بہی بدظنی سے دیکہتے ہین - ورنہ کیا ممکن نہ تہا کہ اگر جملہ اہل اسلام اسکو مفید خیال کرتے ہیں تو آج ہزارون تک تعداد ریویو آف ریلیجنز کی پہونچ جاتی جو دیگر ممالک کو ہم مفت دے سکتے - اور جب کثرت سے ایک بات کی اشاعت کی جاوے تو آخر خدا کے بندے نکل ہی آتے - جو سائل حق پڑہنے کے دل سے غور کرتے اور اسلام کے نورانی چہرہ کو دیکہکر کلمہ توحید پڑہتے - پس ہم کو دوسرے مسلمانون سے اس کام کی امداد سے مایوس ہونا چاہئے اور سوائے ان لوگون کے جو حضرت مرزا صاحب کی جماعت مین داخل ہین - یا ہوتے جاتے ہین - یا ہوجاوینگے - دست سوال پہیلانا چاہئے - اگرچہ مین جانتا ہون - کہ پہلی ہی چندون کی بہرمار اس جماعت کی افراد پر ہے لیکن کیا اپنی خانگی ضروریات کے لئے خرچ نہین کیا جاتا - اگر اس جماعت کے معززین ہی اس کام کو نہین لیوینگے تو پہر وہ لوگ کہان سے پیدا ہون گے جو اشاعت اسلام کا کام کرینگے - مسلمانون کی بدبختی کے آثار ہین - کہ وہ حضرت مرزا صاحب ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم - کے مشن کی غرض و غایت کیطرف توجہ نہین کرتے - اور چند فروعی اختلافات کیوجہ سے سب دشتم کرنے کو کہڑے ہوجاتے ہین - عوام کالانعام کا تو ذکر ہی کیا ہے - بڑی بڑی مجالس مثلاً حمایت اسلام - اعانت اسلام - اشاعت اسلام وغیرہ کے ممبرز بہی جو بڑی بڑی فضیلتون کے دعویدار ہین اسلامی اصولون سے بہت دور جاپڑے ہین - خدایا تو ہی میری ابتر حالتون پر اب نظر ترحم فرما - آمین -

مسلمانون کے مقابلہ پر آریہ قوم کو لیجئے - کہ انکی درمیان قومیت کا کسقدر جوش ترقی کر گیا ہے انکے گریجوئٹون نے اسی جوش کیوجہ سے جو نیشنلٹی کے خیال سے انکے درمیان ہے - اپنی زندگیان قوم کو دیدین - اور دیتے رہتے ہین - اب جاپان سے ایک گریجویٹ منگواکر انہون نے کالج مین جاپانی زبان کی تعلیم شروع کرادی - جس سے نہ صرف زبان ہی سیکہنا مطلوب ہے بلکہ اہل جاپان کی ہمدردی کو اپنے ساتھہ کرنا - مگر ہمارے کالج ہین کہ آپس کے خانگی تنازعات سے ہی انکو فرصت نہین ہوتی - وہ قوم کی ترقی کا خیال کیا سوچینگے -

آن خویشتن گم است کرا رہبری کند -

اس وقت مسلمانون کو بڑی ضرورت اندرونی طور پر اصلاح کی ہے - اور پہر صنعتی تعلیم کی ہے افسوس کہ ان دونون سے ابتک لاپرواہی ظاہر کی جاتی ہے - مسلمانون کی جو جماعت یا مجلس ہوتی ہے وہ بجائے اس کے کہ قوم مین اتفاق و ہمدردی کا بیج بوئے اور قوم کی بہتری کے سامان مہیا کرے - بدقسمتی سے قوم کے حق مین نقصان دہ ثابت ہوتی ہے - یہی حال مسلمانون کے اخبارون کا ہے -

مگر میرے خیال مین قوم کی موجودہ خرابیون کا وجہ کا زیادہ تر حصہ اخبارون کے سر پر ہے - جن کا فرض تہا کہ یگانگت کی روح قوم مین پہونکتے اور نیک تحریکات کے ذریعہ سے قوم کو اکساتے رہتے - اور معاملات مین نیک نیتی سے رائے زنی کرتے اور پبلک رائے کے قایم کرنے مین ایک زبردست ذریعہ ثابت ہوتے - لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سب سے ردی حالت مسلمانون کے اخبارون کی ہے - باستثنائے ایک دو مثلاً کل اتفاق سے وکیل اخبار کا پرچہ میرے ہاتہہ آیا - مینے اس مین دیکہا کہ ایک بڑا لمبا مضمون غیب دانی پر لکہا ہوا ہے - جس سے راقم کا مقصد مرزا صاحب کے دعوے کی تکذیب ثابت کرنا ہے - مین تمام مضمون کو پڑہ گیا جو دو اخبارون مین نکل چکا ہے لیکن مجہے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ راقم نے پبلک کو غلط بیانی کی رو سے دہوکہ مین ڈالنے کی کوشش کی ہے - ایکو کوئی ایڈیٹر صاحب یا نامہ نگار سے دریافت کرے کہ کب مرزا صاحب کا یہ دعوے ہے کہ مین ہر معاملہ مین بذریعہ غیب دانی بتلاسکتا ہون - غیب کا علم تو خدا کے پاس ہے - ان انبیاء اور مرسلان کو صرف اسی بات کا علم غیب دیا جاتا ہے جو خدا چاہتا ہے - اور اس کی اصلاح خلق مقصود ہوتی ہے - کہ لوگ اس نبی یا مرسل کی صداقت کا اندازہ کرسکین - اگر اعتراض ہے کہ کسی نبی یا مرسل کو پیشگوئی کے طور پر غیب کے کسی امر سے خداوند تعالے نے بذریعہ اپنے الہام کے اطلاع کبہی نہین دی - تو پہر اسلام کا سارا تانا بانا بگڑ جاویگا اور وہ اعتراضات نفس اسلام پر ...... اور دیگر الہامی مذاہب اور انبیاء کی صداقت پر وارد ہوتے ہین کہ

بلکہ - راقم کو یا ایڈیٹر کو چاہیئے تہا - کہ پہلے مرزا صاحب کا مذہب دربارہ غیب دانی بیان کرتا - پہر اسلام کا عقیدہ - پہر مرزا صاحب کے مذہب پر جائز اعتراض - ایڈیٹر کا فرض تہا کہ وہ خود مرزا صاحب کی کتب دیکہہ کر یا اس امر کی تکلیف وہ گوارا نہین کرسکتا تہا تو امرتسر کے کسی احمدی سے مرزا صاحب کا دعوے دربارہ غیب دانی دریافت کرکے اوّلاً درج کرتا - جہانتک ملک کو علم ہے مرزا صاحب خاص امور یا واقعات یا حادثات کے متعلق خدا سے خبر پاکر پیشگوئی

کرتے ہیں - اس طرح جسطرح کہ دیگر انبیا سابقین کرتے چلے آئے ہیں - خالص غیب کا علم کسی کو نہیں ہو سکتا - مگر ہاں جتنا اور جسقدر خدا چاہے اپنے مرسلین کو پہلے اطلاع دیتا ہے - الحمد للہ کہ وہ باتیں جو قبل از وقت مرزا صاحب کیطرف سے بتلائی جاتی ہیں - اس طرح پوری ہو رہی ہیں جسطرح کہ دیگر انبیا کی - اگر دیگر انبیا کی پیشگوئیاں محض اماموں اور جوتشیوں کی پیشگوئیوں سے ممیز ہو سکتی ہیں - تو اڈیٹر صاحب کو چاہیئے کہ اس معیار پر یہاں بھی پرکھے - اور پھر اتفاقاً اخبار میں اسکو درج کرے -

یہہ تو ضمناً ذکر آگیا - اصل مطلب یہ ہے کہ تمام دیگر مسلمان اپنے فرائض ادا نہیں کرتے جیسا کہ ان کو ادا کرنا چاہیئے اب صرف مرزا صاحب کی جماعت ہے جسکو واجب ہے کہ مسیح موعود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھا کر قومی کاموں میں دلچسپی لیوے -

اے خدا تو مجھے اپنے مسیح مرسل یزدانی کے قدموں پر چلنے کے لئے پوری طاقت بخش - آمین

والسلام
نور احمد وکیل ایبٹ آباد

ایک اور نشان ظاہر ہوا

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بھی آخر کار اس جہان سے چلدئے چنانچہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء کو انکا انتقال ہو گیا - مرنے سے ۱۴ روز پیشتر انکو سانپ سونگھ گیا تھا - اسی زہر نے انکا کام تمام کیا - اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون -

افسوس کی بات ہے کہ مولوی رشید احمد خدا تعالیٰ کے موعود و مرسل کے زمانہ کو پاکر بھی اسکے فیض سے محروم گیا - اخبارات میں انکے متعلق بڑے بڑے تعریفی مضامین شائع کرائے جا رہے ہیں - جنکو پڑھکر مجھے اور بھی اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر ایمان بڑھتا ہے - اور یقین ہو جاتا ہے کہ

اثنیان را سے دہی فہم و ذکا

بالکل صحیح ہے - ہدایت اور سعادت اسی کے فضل سے ملسکتی ہے - ورنہ ایسا آدمی جسے لوگ عالم قرار دیتے ہیں تو آمد کو کیوں دیکھہ نسکا - پھر مولوی رشید احمد صاحب کی موت دوسروں کے لئے باعث عبرت ہے - یقیناً اب انپر اس سلسلہ کی حقیقت کھل گئی ہوگی اور انہیں معلوم ہوا ہوگا - کہ وہ شخص جسکو دنیا میں وہ کذاب اور مفتری سمجھتے اور قرار دیتے تھے فی الحقیقت حضرت احدیت میں وجیہ و عالی رتبہ ہے -

وہاں کے حالات تو مرنے والوں پر ہی کھلینگے لیکن انکی موت تو اس دنیا میں بھی حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی پر مُہر کرتی ہے - جسکی تفصیل یہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ کو عرصہ ہوا یہہ الہام ہوا تھا تخرج الصدور الی القبور یعنے جو لوگ بڑے بڑے مسند نشین اور اکابر قرار دئے گئے ہیں وہ قبروں کی طرف نکالے جائینگے - کیا مطلب کہ یہہ بڑے بڑے بزرگ اور صاحب وجاہت جو بنے ہوئے ہیں وہ عنقریب مرنے والے ہیں - یہہ پیشگوئی ہمیشہ نئے رنگ میں پوری ہوتی رہتی ہے - جسطرح سید نذیر حسین اس پیشگوئی کا مصداق ہوا اسی طرح رشید احمد صاحب بھی اسکے مصداق ٹھیرے -

اگر یہہ کہا جاوے کہ انکی عمر ۸۰ کے قریب ہو گئی تھی - تو ایسی بات بالکل بیہودہ قرار دی جائیگی کیونکہ حوادث زمانہ کے ماتحت حضرة مسیح موعود بھی ہیں وہ اس سے باہر تو نہیں - پھر ان کی زندگی میں ان لوگوں کا فوت ہو جانا قدرت خداوندی کا عجیب تماشا نہیں تو کیا ہے؟ یہہ محض اسکی صداقت کے اظہار کے لئے ہے -

علاوہ برین مولوی رشید احمد صاحب کی موت ایک اور پہلو سے بھی نشان عظیم ہے اور وہ یہ ہے کہ انجام آتھم میں جن لوگوں کا مباہلہ کیواسطے بلایا گیا تھا انہیں سے مولوی رشید احمد صاحب بھی ایک تھے - اور اس مباہلہ کا نتیجہ مندرجہ ذیل عذاب آپ نے قرار دئے تھے -

کسیکو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم - اور کسیکو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسیکو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا دے الیٰ آخرہ

مولوی رشید احمد صاحب نے اس اثر سے دو حصے لئے - آپ کی بینائی بھی جاتی رہی اور بالآخر سانپ نے بھی کاٹا کیا موت کی اور صورتیں نہ ہو سکتی تھیں ؟ پھر کیا وجہ ہوئی ہے جو مولوی رشید احمد صاحب کو سانپ ہی نے کاٹا - اگر حضرت مسیح موعود مفتری تھے تو مولوی رشید احمد صاحب کے لئے اگر سانپ کے ذریعہ موت مقدر تھی تب بھی اللہ تعالیٰ کو دنیا کو فتنہ میں پڑنے سے بچانے کے لئے انہیں اس موت سے بچانا چاہیئے تھا مگر یہ کیا ہوا - کہ آسمان سے ایسا امر صادر ہوا جو اسی مفتری (بخیال شان) کی تائید کا باعث ٹھیرا - اسکی وجہ یہی ہے - کہ در اصل وہ راستباز اور خدا کا مرسل ہے اور آسمان اسکی تائید پر جھکا ہوا ہے - بس یہ ایک عظیم الشان نشان ہے طالبان حق کے لئے -

بیہودہ طور پر مباحثہ کرنا اور ہر بات کے جواب کے لئے قلم اٹھانا سہل ہے لیکن عقلمند وہی ہیں جو سچائی کو ضائع نہیں کرتے بلکہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں - مولوی رشید احمد صاحب کے شاگرد اور مرید انکی وفات سے سبق لیں اور خدا تعالیٰ کے راستباز کی تکذیب سے باز آئیں -

بالآخر مجھے مولوی رشید احمد صاحب کی وفات سے محض اس لئے افسوس ہے کہ انہوں نے صادق کا زمانہ پایا اور اس سے فیض حاصل نہ کیا اور پھر یہ افسوس اور بھی بڑھ جاتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ وہ نہ صرف خود محروم رہے بلکہ ان کی وجہ سے بہت سے لوگ حجاب میں پڑے رہے خدا کرے انکی موت ان لوگوں کے لئے چشم کشا ہو - آمین -

عبد القیوم کی وفات اور تعزیت

عبد القیوم کی وفات کی خبر الحکم کی گذشتہ اشاعت میں میں درج کر چکا ہوں - اسکے متعلق مجھے کچھہ اور اضافہ کرنے کی حاجت نہیں بجز اس کے کہ عبد القیوم کے ساتھہ حکیم الامۃ کو اپنے رنگ میں خاص الفت تھی وہ بات عبد القیوم میں کیا تھی جو حکیم الامۃ کی مزید توجہ اور التفات کا باعث ہو سکتی ہے - ناظرین اس راز سے محض ناواقف ہیں -

عبد القیوم ایک عرصہ سے بیمار چلا آتا تھا - باین جبکہ اسنے بولنا سیکھا تو پہلا لفظ جو اس نے خلاف عادت دستمیل سیکھا وہ اللّٰہ کا لفظ تھا جسنے حکیم الامۃ کو خاص طور پر متوجہ کیا - پھر دوسرا لفظ حی علی الفلاح تھا اس لفظ کو پورے طور پر ادا کرنے کی طاقت نہ تھی اسلئے وہ الفالح کے پکارا کرتا - اور پھر کچھہ عرصہ تک بیٹھہ کر کچھہ ایسے انداز سے ہلتا اور سانس لیتا جس سے معلوم ہوتا کہ کسی ذکر میں مصروف ہے غرض یہہ ادائیں تھیں جو حکیم الامۃ ایسے باپ کے لئے دلفریب تھیں - عبد القیوم کے سوا حضرت حکیم الامۃ کی کئی اولادیں چھوٹی عمر کی اور بڑی عمر کی بھی فوت ہوئیں - انمیں سے بعض میری موجودگی میں بھی فوت ہوئیں - مینے ہمیشہ دیکھا ہے کہ حکیم الامۃ نے کبھی کسی قسم کا اضطراب یا بیقراری کا اظہار نہیں کی اولاد کی محبت ایک فطرتی محبت ہوتی ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ بڑھاپے کی اولاد بہت ہی عزیز ہوتی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ حکیم الامۃ نے اپنی ان اولادوں کی وفات پر بھی استقلال اور حوصلہ دکھایا ہے جو عام طور پر آپ میں پایا جاتا ہے - جس سے اس قلب کی کیفیت معلوم ہوتی ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ کی مقادیر کے ساتھہ کیسی صلح اور مسالمت ہے -

ایسے موقع پر تعزیت کرنا مسنون امر ہے حضرت کریم الملۃ نے مخدومی خواجہ کمال الدین صاحب کے ایک بچے نصیر احمد کے فوت ہو جانے پر تعزیت کا ایک خط لکھا تھا جو اپنے مضمون کے لحاظ سے اب بھی ویسا ہی قابل قدر ہے اسلئے میں اسے ذیل میں درج کرتا ہوں -

وَھُوَ ھٰذا

ایک تعزیت کا خط

ذیل میں ہم ایک تعزیت نامہ درج کرتے ہیں جو ہمارے محسن و مخدوم مولانا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے برادر معظم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور کے عزیز کمسن بچہ نصیر احمد کی وفات پر ۵ - جون ۱۹۰۱ء کو بعد نماز ظہر لکھا ہے اس خط کے اندراج سے جہاں ایک طرف ہم اپنی قوم کو رضا بالقضا اور صلح بالقدر کی تعلیم دینا چاہتے ہیں دوسری طرف اپنے بداندیش مخالفوں کو یہہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ اس خط کو تعصب اور عناد سے خالی ہو کر پڑھیں اور سوچیں کہ جس قوم کے مد نظر ہر حال میں رضاء الٰہی ہو دنیا اور اسکی عارضی اور فانی تکلیفیں اسکے ارادوں اور حوصلوں کو کیونکر پست کر سکتی ہیں ؟ - وہ قوم جو قضاء الٰہی پر یوں اظہار مسرت کرے اور ہر تکلیف اور مصیبت میں سے اپنے لئے شرح صدر کے ساتھہ ایک راحت اور مسرت پیدا کرے غدار دنیا داروں کے منصوبے اور اذیت رسانی کے بد ارادے اُن پر کب فتح پا سکتے ہیں ؟ یقیناً یقیناً جنت کی کلید ہر حال میں ان ہی لوگوں کے ہاتھہ میں ہے جو قضاء الٰہی کے ساتھہ پوری مسالمت اور مصالحت کرتے ہیں پس کوتاہ اندیش مخالف کے لئے ہر آن ایک نیا جہنم اور نئی مصیبت ہے اور خوش قسمت مومن کے لئے ہر لحظہ ایک نئی زندگی اور نئی جنت ہے مبارک ہے وہ شخص اور وہ قوم جو رضاء الٰہی کے ساتھہ پوری صلح رکھے اور خدا تعالیٰ کے ہر فعل کو اپنے لئے ایک نعمت کا موجب سمجھے - اللّٰہم اجعلنا منہم آمین

اب ہم ذیل میں وہ تعزیت نامہ بلا کم وکاست درج کرتے ہیں ہم کو امید ہے کہ یہ خط ہماری زندگی کی ان کٹھن منزلوں میں جو مشیت ایزدی سے

سے پیش آجاتی ہین ایک رہبر شفیق کا کام دیگا اور ہم مین سے بہتون کے لئے مفید ثابت ہوگا مولیٰ کریم ہمکو ایسی توفیق عطا فرماکہ زندگی اور موت رنج اور راحت مین تیرے سچے شکر گذار ہون آمین۔ ایڈیٹر

برادرم! اعمال کی صورتین ہین اگر اخلاص درمیان ہو۔ اگر احتساب ہو یعنی خدا کی رضا اور قدر سے پوری موافقت تو کسقدر غنیمت ہاتھ آئی ایک دنیا دار کو جسے اس مکدر زندگی سے سکون اور طمانیت حاصل ہے اور آخرت پر پٹہ دیکر بیٹھ رہا ہے یہ باتین تلخ معلوم ہون گی مگر وہ فوت شدہ چیز کے واپس لانے کا کوئی چارہ تو بتائے۔ یا لاکر دکہائے۔ مومن کسقدر نفع مین ہے کہ ولادت و موت دونون شکر و صبر کے وسیلہ سے اُسکی ترقی درجات کا موجب ہین۔

خود ہی دے اور خود ہی لے جاوے اور یہ دے جانا اس کا لا تبدیل قانون ہے جسے عقلاءُ کی عقلین اور حکماء کی حکمتین تحویل نہین کر سکتین پہر ہمارا شکر کرے اور اجر جنزیل کا وعدہ دے یہ مفضل عظیم نہین تو کیا ہے؟ قربان جائیے اُس

حامد محمد احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جسنے علم و عمل دونون سے دنیا کو رضا بقضا کا درس دیا۔ کل زندگی مین بھی الحمد للہ آپ کی زبان پر جاری رہا جب مصائب کے پہاڑ آپ کے سر پر ٹوٹ رہے ہ اور چارون طرف سے درندے آپ پر مسلط ہ اور مدنی کامیاب زندگی مین بھی وہی ہ جس سے خدا تعالےٰ کی مقادیر کے ساتہہ [illegible] صلح اور سلم کی عجیب خوشبو آتی ہے۔ گیارہ بچے بھی آپ کے فوت ہوئے تو کہ آپ ہر رنج مین صبر کا کامل نمونہ ٹہیرین بچون کی وفات پر آپ کا یہ فرمانا للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئ عندہ باجل مسمی کسقدر صبر۔ مسالمت بالقدر کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے

ہمارے ہمسایہ مین آج دو مہینے کے قریب ہوئے ایک ہندو مر گیا ہے۔ اُن کے ہان ہر روز سیاپا ہوتا ہے چونکہ میرا مکان بسبب بلندی کے اُنکی ساری حرکات کو مجھہ تک پہونچا دیتا ہے مین اون کے شیون اور نوحہ سے اپنے محبوب و مولیٰ سرور عالم و عالمیان علیہ صلوات الرحمن پر درود ارسال کرنے کی عجیب لذت محسوس کرتا ہون۔ مین دیکھتا ہون کہ موت اور زندگی کی مسٹری جس کی گرہ کہولنے مین عقلاءُ دہر کے ناخن بالکل گہس گئے ہین اور ہنوز وہ گرہ ویسی ہی زندہ ہے کیسی صفائی سے اُس مظہر اسرار غیب پر کہلی۔ اولاد کا مرنا نقد نقد خسارہ ہے عرف عام مین اور ظاہر بین نگاہ مین ہے بھی اسی طرح۔ کدورتون اور مصیبتون اور دکھون کا آنا ابنائے دنیا کو کسقدر ناگوار ہے مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر قوت خدا کی قدر سے موافقت کرنے کی کس راہ سے ملی؟ اگر کوئی شخص آپ کی زندگی کے اوراق کے مطالعہ سے بے جزادرہس کی نظیر کے واقعات سے ناواقف ہے تو کافی ہے اسکے لئے کہ اسی سورہ فاتحہ کے آغاز مین غور کرے یعنی الحمد للہ رب العلمین مین اسپر پیچ اور پر انقلاب زندگی مین قدم قدم پر کیسے ناگفتنی واقعات پیش آئے اور اس اثنا مین نماز کا وقت بھی آگیا اگر آپ کی روح پرفتوح کو اللہ تعالےٰ سے پوری صلح نہ تہی تو کیونکر آپ کے منہ سے یہ کلمہ نکلتا الحمد للہ رب العلمین رات دن مین حوادث بھی پڑتے ہی رہے اور ان سب وقفون کی چھہ نمازون کے افتتاحی کلمات ہمیشہ گواہی دیتے رہے کہ خدا تعالےٰ کی قاہر ارادون اور حکیمانہ تقدیرون سے طوع دل سے صلح کرنے والا ایک ہی انسان دنیا مین پیدا ہوا ہے قرآن کریم مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب بہشتی لوگ بہشت مین جائینگے اور آسے پورا دار السرور پائینگے تب جوش سے الحمد للہ رب العلمین کہین گے اُس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال معرفت اور سرور قلب کا اندازہ کیجئے جو شروع ہی مین الحمد للہ رب العلمین بولا۔ اور اس عالم کے گرم و سرد مین ہمیشہ یہی اوس کی زبان پر جاری رہا۔ غرض ان بدنصیب ہندوؤن کے سیاپے سے بڑی عبرت حاصل ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس شقی قوم پر خدا تعالےٰ کی صفات کا راز نہین کہلا اور بید بے ثمر نے تناسخ کے اصول کی تعلیم سے انہین سخت گھاٹا دیا۔

جب صورت حال یہ ہو تو مین آپ کو مبارکباد دون کہ آپکی طرف سے ان دشوار گذار گھاٹیون کے صاف کرنے کو سپیر ہائینر زپلٹن کا ایک قوی فرد آگے گیا اور وہ براہ راست خدا کے ہان پہونچکر آپ کے لئے دست شفاعت اور زبان ضراعت وا کریگا یا ابنائے جنس کی پیروی کرکے آپ کی تعزیت کرون یا ایک بدبخت متمرد اور صلح بالقدر سے جاہل رافضی کی طرح آپ کو روتے او [illegible] کی ترغیب دون خدا تعالےٰ آپ [illegible] دے کہ اس انعام کو آپ ضائع نہ کرین جو امر [illegible] تقریب پر آپ کو ملنے والا ہے۔ والسلام۔

عاجز عبد الکریم

پروفیسر اموری کا لیکچر زلزلے پر

روانگی لاہور سے پہلے پروفیسر "اموری" مشہور جاپانی ماہر علم زلزلہ نے مقامی اینگلو انڈین معصر کے قایم مقام سے ملاقات کرکے زلزلے کے متعلق بعض مفید خیالات ظاہر کئے تہے۔ جنکا خلاصہ ذیل مین ہدیۂ ناظرین ہے۔

صاحب موصوف نے فرمایا کہ بڑے زلزلے شاذ و نادر ہوتے ہین نامہ نگار نے پوچھا کہ آپ کی نسبت وثوق کے ساتہہ یہ پیشگوئی کرنے کی خبر مشہور ہے کہ کانگڑہ اور دہرم سالہ کے قرب و جوار مین عرصہ دراز تک بڑے زلزلے نہ آئینگے۔ اور غالبًا ایک صدی تک امن رہے گا؟

(جواب) ہان! بالکل اسی طرح ہے۔ لیکن ٹھیک مدت مقرر کرنا ناممکن ہے۔ کہ سو برس یا اکیسو بیس برس تک کوئی زلزلہ نہ آئیگا لیکن برخلاف اس کے سائنس کا ایک اصول ہے کہ بڑے زلزلے شاذ و نادر آتے ہین اور کسی مقام پر اُن کا تواتر نہین ہوتا۔ آسام کے زلزلے مین بہت سی لہرین جوڑ کی ہوئی نہین ٹوٹ پڑین اگر اوس قرب و جوار مین کوئی بڑا زلزلہ آتا تو یہ صورت پہلے سے واقع ہوگئی ہوتی۔ اسیطرح ضلع کانگڑہ کی نسبت میرا خیال ہے کہ وہان بڑا زلزلہ سینکڑون برس سے نہ آیا ہوگا۔ ورنہ پرانے مندرون کو ضرور نقصان پہنچتا۔ یہ بات کہ آسام مین بڑا زلزلہ ۱۸۹۷ء مین آیا تہا۔ ظاہر کرتی ہے کہ اس سال بڑے زلزلے کی کارروائی کا زمانہ کوہستان ہمالیہ کی بیرونی جانب شروع ہوا اور کانگڑہ کا زلزلہ ایک پہلو سے اُس زیر زمین شورش کا سلسلہ سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ بتلانا ممکن ہے کہ آیا زلزلہ کی کارروائی کا زمانہ کانگڑہ والی کی سوزش کے ساتہہ ختم ہوگیا ہے یا باقی ہے ممکن ہے کہ ایسا ہو۔ لیکن اُسکے ثابت کرنے کیلئے میرے پاس شمار و اعداد نہین ہین۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ سخت زلزلے سخت زمین کی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور زلزلہ آنے سے وہ کمزوری بالکل رفع ہو جاتی ہے۔ اور اسیوجہ سے بڑے زلزلہ کے بعد نہایت محفوظ وہ جگہہ ہو سکتی ہے جہان بہت زیادہ لرزہ محسوس ہوا ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ تاریخ مین بھی یہ بات لکھی ہوئی نہین ہے۔ کہ کسی ایک مقام پر بعد بڑے زلزلے بغیر طویل وقفہ کے آئے ہون۔ مگر ہمالیہ کے علاقہ مین کوئی زلزلہ آنیوالا ہے تو وہ غالبًا اُن دو بڑے زلزلون کے مقامات پر نہین ہوگا جہان اوس کی دست برد زمانہ حال مین ہو چکی ہے اور اس سے زیادہ وثوق کے ساتہہ اور کچھہ نہین کہا جا سکتا۔ میرے یقین مین اس قرب و جوار مین بڑا زلزلہ نہین آسکتا۔ تاوقتیکہ شورش دار مادہ پھر زمین کے نیچے جمع نہ ہو جاوے اور اسکے لئے ایک عرصہ دراز درکار ہے۔

مابعد کے جھٹکے

مابعد کے چھوٹے جھٹکے۔ جو بعد زلزلے آتے رہتے ہین اور جنکو بڑے زلزلے کا بقیہ سمجھنا چاہئے نہایت ضروری بدرقہ ہین کیونکہ اُن کے ذریعہ سے چھیڑا ہوا زمین کا پوست آہستہ آہستہ ایک خاص اعتدال پر آجاتا ہے۔ مابعد کے ہر ایک جھٹکے سے سمجھا جاتا ہے کہ زمین کے نیچے جو تہوڑی بہت کمزوری باقی رہ گئی ہے وہ بالکل جاتی رہیگی۔ لرزہ گو بظاہر قدرت کے پوشیدہ عجائبات مین سے ہے مگر اُن کا انتظام بالکل سادہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے اور انسان کے کامون کی طرح اُن مین پیچیدگی مطلق نہین ہے بشرطیکہ کوئی شخص بالکل صحت کے ساتہہ بعد کے جھٹکون کی تعداد کا مشاہدہ کرے۔ جو بڑے لرزہ کے بعد ابتدائی چار یا پانچ روز مین آتے ہین تو اُس مشاہدہ سے ہم ریاضی کا ایک معقول اصول نکال سکتے ہین جسکے ذریعہ ہم آئندہ عجائبات قدرت کی بابت پیشگوئی کر سکتے ہین۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین ایک بڑا زلزلہ جا[illegible] آیا تہا۔ اور جھٹکون کی تعداد [illegible] جو اندازہ پہلے چند روزون مین کیا گیا۔ اسپر اعتبار کرکے مین نے پیشگوئی کر دی تہی کہ پچھلے جھٹکے غالبًا دس سال تک رہینگے اور اُن کی تعداد ۳ ہزار کے قریب ہوگی اور یہ اندازہ بالکل سچا ثابت ہوا۔ مابعد کے جھٹکے جو بالکل غیر مضر ہوتے ہین ایک خاص وقفہ رکھتے ہین اُن کی کیفیت بخار کے مریض سے مشابہ ہوتی ہے۔ جو اوس کے ٹمپریچر کے نقشہ مین ہر روز دو دفعہ یا تین دفعہ درج کی جاتی ہے جھٹکونکی تواتر اور اُن کی شدت اور خفت سے ہم ایک لہردار خط تیار کر سکتے ہین جس سے اُن کا تواتر قلیل یا کثیر عرصہ مین معلوم ہو جائیگا۔ اسمین اندیشہ کی کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ جس اثناء مین مابعد کے چند جھٹکے رجسٹر کئے جاتے ہین تم بہت سے جھٹکون کی تعداد دیکھا کیا حاصل

کرتے ہو۔ جنکا وقت بہت تہوڑا ہوتا ہے۔ اور یہ صرف اسواسطے ہے کہ تم جہٹکون کے نقشے مین ایک دوسرے لہرا رہتا کے سرے پر پہونچ گئے ہو۔ مگر بدقسمتی یہ ہے کہ کانگڑہ کے زلزلہ کے بعد جو جہٹکے آئے تہے۔ اُن کا صحیح رجسٹر کسی شخص نے تیار نہین کیا ہے تاہم یہ پیشینگوئی کرنا بالکل قرین قیاس ہے کہ ان جہٹکون کا تواتر کم از کم ایک سال تک رہیگا۔

مرکزی منطقہ

۴ اپریل کو جو زلزلہ آیا تہا اسکے مرکز کے بارے مین مینے کوئی خاص اور اخیر رائے قائم نہین کی۔ لیکن جہان تک حالت پیش کردہ سے اندازہ کر سکتا ہون وہ ایک منطقہ تہا۔ اور اکیلا نقطہ نہین تہا۔ یہ منطقہ مغربی جانب سے کانگڑہ اور دہرم سالہ کے درمیان شروع ہوتا ہے اور غالباً جنوب و مشرقی سمت مین قریباً ۵۰ میل تک پہیلتا ہے۔ اور اس کی رفتار کوہ ہمالیہ کی سمت سے بالکل متوازی ہے۔

لاہور کے ٹاؤن ہال کی حالت

پروفیسر اوری نے کہا۔ مجہکو افسوس ہے کہ مین لاہور کو کچہہ روز پہلے نہ دیکھہ سکا۔ اسلئے کہ بہت سا نقصان جو زلزلہ سے ہوا تہا۔ اسکی مرمت ہو چکی ہے۔ مجہکو ٹاؤن ہال سے زیادہ دلچسپی ہے۔ کیونکہ اُس عمارت کا معمولی نقصان یہ ہے کہ محراب مین پہٹ گئین اور بالا منزل کو بہت نقصان پہنچا ہے لیکن یہ کیفیت ہمیشہ ایسی عمارت کی ہوتی ہے جسکی تعمیر خراب ہوتی ہے دہرمسالہ کے بعض آدمیون کو خیال ہوا تہا کہ محراب کے نیچے نہایت محفوظ جگہ ہوتی ہے لیکن محراب درحقیقت کمزور جگہ ہے اور یہ کہ محراب کہڑی رہ جاتی ہے درحالیکہ اور اس سے گر پڑتے ہین ایسا ثابت نہین کرتی کہ محراب بہت مستحکم ہے۔ بلکہ اُس سے باقی ماندہ حصون کی کمزوری اور خرابی ظاہر ہوتی ہے اب مینے لاہور کے ٹاؤن ہال مین دیکہا ہے کہ صرف ... صدمہ سے محفوظ رہ گئی ہین اور ان مین خفیف شکن آئی ہے لیکن پیش دروازہ کا بڑا حصہ گر گیا ہے اسکی وجہ یہ تہی کہ بالائی حصہ زیادہ وزنی تہا۔ اور سہارنے والی دیوارین برج اور لداؤ کی چہت کا وزن برداشت نہ کر سکین۔ اخیر مین پروفیسر اوری نے کہا کہ مینے خیال کر کے حکام لوگون کو ذہن نشین کر دیا ہے۔ کہ ہر ایک مکان اور سرکاری عمارتون کی تعمیر مین زلزلہ کے مقابلہ کا انتظام ضرور کرنا چاہئے یہ بات لازمی ہے کہ ہندوستان مین وقتاً فوقتاً سخت زلزلے آوین لیکن اگر مناسب احتیاط کے ساتہہ کام و ہدایات بالا پر عمل کیا جائیگا تو ممکن ہے کہ زلزلون کی آمد سے جان و مال کا زیادہ نقصان نہ ہووے۔

ہمارے [illegible] بھائی

... مسلمانون کے سوا موجود ہین لیکن ... احمدیون کی کیجاتی ہے ... مسلمانون کی تو کیا عیسائیون اور آریون کی بہی نہین کیجاتی۔ بریلی اور شاہجہانپور سے مجہے خبرین پہونچی ہین کہ وہان کے غریب احمدیون کو بے طرح دکہہ دیا جاتا ہے یہان تک کہ بریلی کے غریب نقو حسین صاحب کو تو باہر نکلنا بہی مشکل ہو گیا ہے۔ جو جو طریق ایذادہی کا بریلی کے مسلمانون کی سمجہہ مین آیا اس سے انہون نے فرق نہین کیا۔ کیون ہو اسلام کا مفہوم ان کے نزدیک یہی ہوگا !!!

اسی طرح اب شاہجہانپور کی غریب احمدی جماعت کو دکہہ دینے کے منصوبے کئے جاتے ہین اور انکو اشتعال دلانے کے لئے گندے اشتہار جاری کئے جاتے ہین مگر وہ بیچارے صبر کرتے ہین اور اللہ کے حضور ہی اپنی اس تکلیف کو پیش کرتے ہین۔ اس موقع پر مین اپنے مخلص بہائی اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کا ذکر کرنے کے لئے اپنے دل مین جوش پاتا ہون۔ انہون نے جب سنا کہ بریلی کے مسلمانون نے بیکس احمدیون کے گہرون مین سقہ اور بہنگی تک کو روک دیا۔ تو انہون نے ان کی اس تکلیف سے متاثر ہو کر مجہے لکہا۔ کہ

مین بڑی خوشی کے ساتہہ اپنے احمدی بہائیون کے ہان سقہ اور بہنگی کا کام کرنے کو طیار ہون

حقیقت مین جب تک ہم اس درجہ تک اپنے احباب اور بہائیون کی ضرورتون اور تکلیفون کو محسوس نہین کرتے **قومی روح** پیدا نہین ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ ایسے مخلص بہائی کو بے انتہا اجر دے۔ بہرحال بریلی اور شاہجہانپور مین خصوصیت کے ساتہہ احمدیون کی تکالیف بڑہ رہی ہین لیکن احمدی اس پر بہی شکرگذار ہین وہ جانتے ہین کہ **برٹش گورنمنٹ** کا مبارک عہد ہے اسلئے وہ ان بے حیائی کی تکالیف سے تو بچے ہوئے ہین جو کفار مکہ ابتدائے اسلام مین صحابہ کو دیتے تہے۔ میری رائے مین بریلی اور شاہجہانپور کے احمدیون کو مناسب طریق پر مقامی حکام کو اپنی تکالیف سے مطلع کر دینا چاہئے۔ اور صبر کے ساتہہ وہ مخالفون کی زیادتیون کو برداشت کرین۔ اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی راہ پیدا کر دیگا انکی اشتعال آمیز تحریرون پر کوئی نوٹس نہ لین۔ خدا جس جماعت کو بنانا چاہتا ہے اسکو کوئی روک نہین سکتا۔ مجہے یقین ہے کہ بریلی اور شاہجہانپور کے مقامی حکام اس غریب اور کمزور جماعت کی تکالیف پر لحاظ فرمائینگے +

عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

لارڈ کرزن صاحب بالقابہ کا عہد حکومت جن خوش آیند امیدون کے ساتہہ شروع ہوا تہا۔ افسوس ہے اسکا انجام اچہا نہ ہوا۔ خود لارڈ کرزن کو بہی اپنی وائسرائلٹی کا جو لطف آرہا تہا وہ کرکرا ہو گیا۔ پایونیر جیسے مقتدر اور نیم سرکاری اخبار کو لکہنا پڑا کہ ابہی ایک سال بہی پورا نہ گذرا ہوگا کہ موجودہ وائسرائے تمام برٹش پبلک اور وزرا کی نظر مین ہندوستان کے لئے بمنزلہ **قلب یا عضو رئیس** کے سمجہا جاتا تہا اور جس طرح کوئی بت ادہر ادہر پہیرا جاوے اور اس کی وہی خوبی قائم رہے بالکل یہی حیثیت رکہتا تہا اور یہان تک رسوخ بڑہ گیا تہا کہ اسکے واسطے نیا قاعدہ وضع کرکے اور عہدہ کی میعاد بڑہا کر اسے ہندوستان بہیجا گیا اب بڑا تعجب ہے کہ وہی وزیر اعظم اور انگلستان کے وزرا جو ہر ایک چہوٹی یا بڑی بات اسکی رائے کے موافق کرتے تہے اب یہانتک متغیر ہو گئے ہین کہ انکی کارروائیون سے اگر وہ اپنے عہدہ سے علیحدہ ہو جاوے تو کچہہ پروا نہین کرتے "

چنانچہ نتیجہ یہی ہوا۔ لارڈ کرزن کا استعفا منظور ہو گیا۔ نئے وائسرائے لارڈ منٹو صاحب آپ کی جگہ مقرر ہوئے ہین + لارڈ کرزن اور وزارت ہند کی کل خط و کتابت شائع ہو گئی ہے جو ہر طرح سے قابل دید ہے۔ افسوس لارڈ کرزن کا عہد حکومت بہت سی ایسی باتون کے لئے یادگار رہیگا جو کسی طرح سے بہی یاد رکہنے کے قابل نہین ہین۔

ضروری التماس

چونکہ دیش اونتی سبہا دلہوزی نے اسبات کا بیڑا اٹہایا ہے کہ تمام ملک ہند مین چرچا کیا جاوے کہ تمام اہل ہند اپنے ہی ملک کی اشیاء استعمال کرین اور غیر ملک کی چہوڑ دین۔ لہذا جملہ کارخانہ دارانکی خدمت مین التماس ہے کہ مہربانی کرکے جو اشیاء اُن کے کارخانون مین روزانہ استعمال کی بنتی ہون انکی فہرست سردار میان سنگہہ سیکرٹری دیش اونتی سبہا دلہوزی کو ترسیل فرما کر اس سبہا کو مشکور فرماوین۔ جملہ صاحبان اڈیٹران اخبار کیخدمت مین گذارش ہے کہ اس عرض کو اپنے اپنے اخبار مین درج فرما کر سبہا ہذا کو ممنون و مشکور کرین۔

محمد خان پریذیڈنٹ دیش اونتی سبہا دلہوزی

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہو کہ اسکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

حفاظت مال و اسباب کیلئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین۔ جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بہی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور خوبصورتی کیوجہ سے سرحد پر بہی جاتے ہین لکڑی کے صندوقون کے مقابلہ مین یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پہلکے اور بہت زیادہ مضبوط اور پائیدار۔ نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتہہ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہین۔ چونکہ یہ احمدی بہائی کا کارخانہ ہے اس لئے آپ اس مین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائینگے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجہا گیا ہے جو لوگ ٹرنکوں کی تجارت کرتے ہین وہ اکہٹے منگوائینگے تو ان کے ساتہہ خاص رعایت بہی کیجائیگی۔ مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکہو۔ بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجاویگی۔ تمام درخواستین بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئے:

آخیر ستمبر ۱۹۰۵ء تک نصف قیمت

رسٹ واچ - یہہ گہڑی کلائی پر باندہی جاتی ہے۔ سکا ڈائل خاص چینی کا ہے جیب مین بہی لگ سکتی ہے۔ دیکہنے مین عنہ روپیہ کی معلوم ہوتی ہے ہزارہا فروخت ہو چکی ہین قیمت ... علاوہ محصول

بال اڑانیکا پوڈر - واقعی بے نظیر ہے اسکے استعمال سے بال اُڑ جاتے ہین اور کسی قسم کی تکلیف نہین ہوتی قیمت فی بکس ۸ر۔ علاوہ محصول

ترکی ٹوپیان - عنابی۔ سرخ سیاہی مائل۔ ہر قسم کی موجود ہین۔ قیمت ... علاوہ محصول۔ سر کا ناپ ضرور تحریر کرین۔